REGD No. L. 5254

- بسم اللہ الرحمن الرحیم -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۱۴ تبلیغ ۱۳۳۶ھش ۔ ۱۴ فروری ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۳۹

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے۔

### حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کنری سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ "سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ناصر آباد سٹیٹ پہنچ گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج اعصابی تکلیف زیادہ ہے۔ رات بھی بے چینی میں گزری۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو کل سے پھر کمر میں شدید درد اور گھبراہٹ کا دورہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

# برطانیہ اور اردن یکم اپریل سے اپنا معاہدہ ختم کرنے پر رضامند ہو گئے

## "طرفین کے نمائندوں کے درمیان بات چیت تسلی بخش طریق پر جاری ہے" نابلسی

عمان ۱۳ فروری۔ برطانیہ اور اردن یکم اپریل سے اپنا معاہدہ ختم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ یہ سمجھوتہ برطانیہ اور اردن کے ان نمائندوں کے درمیان ہوا ہے۔ جو آجکل عمان میں بات چیت کر رہے ہیں۔ ابھی اس سمجھوتے کی تفصیلات طے ہونی باقی ہیں۔ اردن کے وزیر اعظم جناب سلیمان نابلسی نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت تسلی بخش طریق پر ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ سمجھوتے کی تفصیلات بہت جلد طے ہو جائیں گی۔

## سلامتی کونسل میں کشمیر پر مزید بحث آئندہ جمعرات یا جمعہ کو ہوگی

### آئندہ اقدام کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ باہم مشورہ کر رہے ہیں

نیویارک ۱۳ فروری۔ اقوام متحدہ میں برطانوی وفد کے ترجمان نے آج یہاں اپنی مختصر سی روزانہ پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم مسئلہ کشمیر کے بارے میں اپنے امریکی ساتھیوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ سلامتی کونسل میں آئندہ جمعرات یا جمعہ کے روز پھر بحث شروع ہونے کے امکان پر بات چیت کی جا رہی ہے۔ ترجمان سے دریافت کیا گیا کہ کیا اس سلسلہ میں کسی قرارداد کے پیش کئے جانے کا امکان ہے؟ انہوں نے کہا اس مرحلہ پر میں یہ نہیں بتا سکتا کہ آئندہ اقدام کیا ہو سکتا ہے۔

## اسرائیل کو اقوام متحدہ سے نکال دیا جائے

دمشق ۱۳ فروری۔ وزیر اعظم شام مسٹر صابری العسالی نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق شرم الشیخ اور غزہ سے فوجیں نہ نکالنے پر اقوام متحدہ کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اتوار کو ایک بیان میں انہوں نے کہا حالیہ واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے ایک مستقل اور براہ راست خطرہ ہے۔ شامی وزیر اعظم نے حکومت امریکہ سے اسرائیل کے بارے میں حقیقت پسندانہ نقطہ نظر اختیار کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے عرب کہ جن کے ساتھ امریکہ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے اس وقت تک کسی غیر ملک سے تعلقات استوار نہیں کریں گے جب تک کہ وہ اسرائیل کو عرب ممالک کے امن کے لئے خطرہ تسلیم نہیں کرتا۔

## متروکہ جائدادوں کے کرائے کا نیا طریق

کراچی ۱۳ فروری۔ سرکاری ذرائع کے مطابق حکومت پاکستان متروکہ جائدادوں کے کرایوں کے تقرر اور جمع کرنے کے پیچیدہ طریقے کی جگہ نیا طریقہ تجویز کرنے کا جائزہ لے رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ کرتے ہوئے اقتصادی پہلو کو پیش نظر رکھے گی۔ یہ طریقہ پہلے کراچی اور اس کے بعد سارے مغربی پاکستان میں رائج کر دیا جائے گا۔ زیر نظر تجاویز کے مطابق صرف مستحق اشخاص کے کرایوں میں کمی کی جائے گی اہل ثروت الاٹیوں کو پورا کرایہ ادا کرنے کے لئے کہا جائے گا۔

## شاہ سعود تونس اور لیبیا کا دورہ بھی کریں گے

میڈرڈ ۱۳ فروری۔ شاہ سعود جو آجکل سپین میں ہیں تونس اور لیبیا کا بھی دورہ کریں گے۔ اس سے قبل یہ اطلاع آ چکی ہے کہ وہ مراکش جانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ پروگرام کے مطابق وہ آئندہ اتوار کو سپین سے روانہ ہوں گے۔ اور تین دن مراکش میں ایک دن تونس میں اور تین دن لیبیا میں قیام کریں گے۔

## میجر صلاح سالم کو نظر بند کر دیا گیا

قاہرہ ۱۳ فروری۔ ایک اطلاع کے مطابق مصر کے قومی راہنمائی کے سابق وزیر میجر صلاح سالم کو ان کے مکان میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

## انڈونیشی کابینہ میں ردوبدل پر اتفاق

جاکرتہ ۱۳ فروری۔ انڈونیشیا کی پانچوں سرکاری جماعتیں آج کابینہ میں ردوبدل پر متفق ہو گئی ہیں۔ ان جماعتوں کے ایک ترجمان نے پارٹی لیڈروں کے ایک اجلاس کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ جمعرات سے پیشتر صدر سوئیکارنو کے ساتھ وزارتی ردوبدل کے معاملہ پر بات چیت کریں گے۔

## مسٹر شیپیلاف کی مغربی سفیروں سے ملاقات

ماسکو ۱۳ فروری۔ وزیر خارجہ روس مسٹر دمتری شیپیلاف نے امریکہ اور فرانس کے سفیروں اور برطانیہ کے وزیر مختار سے کل یہاں ملاقات کی اور ان کے سامنے مشرق وسطیٰ کے بارے میں ایک یادداشت پیش کی۔ یادداشت کے مندرجات کا انکشاف نہیں کیا گیا۔

## چین اور افغانستان کا تجارتی معاہدہ

ہانگ کانگ ۱۳ فروری۔ چین کی خبر رساں ایجنسی نے چین کا دورہ کرنے والے افغانی تجارتی وفد کے قائد مسٹر محمد رسول یونسی کے حوالے سے بتایا ہے کہ چین اور افغانستان کے مابین جلد ہی کابل میں ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

## اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے لئے ڈلس کا نیا دو نکاتی منصوبہ

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی سفیر مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے ایک نیا دو نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ کم از کم جزوی طور پر وہ شرائط پوری کر دی جائیں جو اسرائیل نے غزہ اور خلیج عقبہ سے اپنی فوجوں کے انخلاء کے سلسلہ میں پیش کی ہیں۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴؍فروری ۵۷ء

# رواداری کے اصول

ابھی دو چار دن ہوئے۔ کہ الاعتصام نے پے درپے ایسے اداریے اور مضامین شائع کئے تھے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اہل حدیث حضرات کا یہ ترجمان اس حقیقت کو سمجھ گیا ہے۔ کہ جب تک مختلف فرقے باہم رواداری اور افہام و تفہیم سے کام نہیں لیں گے۔ اور لا اکراہ فی الدین کے اصول پر عمل پیرا نہیں ہوں گے۔ ان کا باہم تصادم ملک و قوم ہی نہیں بلکہ اسلام کے لئے بھی سخت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعد کی باتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کا یہ وعظ صرف اس حد تک محدود تھا۔ جس حد تک کہ خود اہل حدیث کے مفاد پر ضرب پڑتی تھی۔ اور بس۔

جڑانوالہ کی مسجد اور دیگر مساجد کے متعلق جو اہلحدیث اور بریلویوں میں تنازعات ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک جو ختم نہیں ہوئے۔ اسی طرح دیگر مسائل کے متعلق جو تنازعات ان کے درمیان چل رہے ہیں۔ وہ جوں کے توں ہی ہیں۔ اور جیسا کہ امید بندھی تھی۔ کہ چونکہ اہلحدیث کا فرقہ دیندار ہونے اور علم دین سے واقف ہونے کا دعویدار ہے۔ اس لئے اس بات کا بہت امکان ہے۔ کہ ملک میں جو گڑبڑ محض اختلاف عقائد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے روکنے کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ابھی ان اداریوں اور مضامین کی سیاہی خشک بھی نہیں ہو پائی تھی۔ کہ الاعتصام نے مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کا مضمون "خلیفہ معزول ہو سکتا ہے" شائع کر دیا۔ جس میں موضوع پر تو برائے نام نگاہ ڈالی گئی۔ البتہ احمدیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام تراشی شروع کر دی۔ اور وہی پرانے اعتراضات دہرانے شروع کر دیئے۔ جن کی وضاحت ہزاروں بار کی جا چکی ہے۔ اور ان اعتراضات کو بھی اسی اشتعال انگیز طریق سے دہرایا گیا۔ جس کا نتیجہ سوائے فساد فی الارض کے کچھ نہیں نکل سکتا۔

ہم نے الاعتصام کے ان صلح کن اداریوں اور مضامین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مشورہ دیا تھا۔ کہ اہل حدیث حضرات اگر واقعی چاہتے ہیں۔ کہ اختلاف عقائد کی بناء پر ملک میں تلخ تنازعات نہ پیدا ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ دوسرے فرقوں پر تنقید کرتے ہوئے الزام تراشی کو خود بھی ترک کر دیں۔ اور طعن و طنز کا طریق اختیار نہ کریں۔ ہم نے اپنی مضامین میں سے بعض باتوں کی طرف جو احناف اور بریلویوں کے متعلق کہی گئی تھیں۔ توجہ دلا کر کہا تھا۔ کہ ایسی طرز تحریر و تقریر کو ترک کیا جائے۔ اور اگر ان متنازعہ مسائل کے متعلق کچھ لکھنا بھی پڑے۔ تو نہایت محبت اور پیار کا انداز اختیار کیا جائے۔ جس سے دوسروں کی دل شکنی نہ ہو۔ اور یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ رواداری کا یہ طریق تمام مختلف عقائد رکھنے والوں کے متعلق اختیار کیا جائے۔ اگر کوئی استثناء رکھی جائے گی۔ تو قطعاً کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

ہم پھر ایک دفعہ یہ عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ ہم اہل حدیث حضرات کو اس لئے مخاطب کرتے ہیں۔ کہ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ علم دین میں دوسروں سے آگے ہیں۔ اس لئے ہم بجا طور پر امید کرتے تھے۔ اور کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کے اصول رواداری کو سمجھتے ہیں۔ اور اس بات کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مختلف مذاہب اور فرقوں کی باہم رواداری ملک و قوم کی بہبود کے لئے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو انہوں نے ہماری باتوں پر توجہ دینی مناسب نہیں سمجھی۔ اور یا ہم ہی اپنے نقطۂ نظر کی کماحقہٗ وضاحت کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ دوسروں کے عقائد پر تنقید نہ کی جائے۔ جب ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ جو لوگ کسی مسئلہ میں ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اپنی حقانیت کے دلائل پیش کر کے ان کو قائل کریں۔ اور اپنا ہم خیال بنائیں۔ لیکن اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں اختلاف عقائد کی بناء پر گڑبڑ نہ ہو۔ تو ہمیں ایسی تنقید کرتے وقت چند اصولوں کو ضرور پیش نظر رکھنا ہوگا۔ ان اصولوں میں سے پہلا اصول یہ ہے۔ کہ ہم الزام تراشی کا طریقہ قطعاً استعمال نہ کریں۔

دوسرا لازمی اصول یہ ہے۔ کہ جس مسئلہ پر ہمیں اختلاف ہے۔ پہلے کوشش کریں۔ کہ دوسرے کے نقطۂ نظر کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور اگر وہ اپنے نقطۂ نظر کی ایسی وضاحت پیش کرے۔ جو قرآن و سنت کے مطابق ہو۔ تو اس کو فوراً تسلیم کر لیں۔ انہی دو اصولوں پر عمل کرنے سے ہمیں یقین ہے۔ کہ بہت سے تنازعات خود بخود طے ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ہم دوسروں کی وضاحت کو نہ مانیں۔ اور اصرار کرتے چلے جائیں۔ کہ نہیں تم غلط کہتے ہو۔ کہ تمہارا یہ اعتقاد ہے۔ دراصل تمہارا اعتقاد کوئی اور ہے۔ جو ہم سمجھتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ تنازعات قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ اور ایسی صورت میں ایسے مقامات لازماً آئیں گے۔ جہاں فساد فی الارض کی بنیاد استوار ہوگی۔

مثال کے طور پر ہم ندوی صاحب کے مضمون سے یہ الفاظ پیش کرتے ہیں جو آپ نے احمدیوں کو مخاطب کر کے فرمائے ہیں:۔

"آپ کی خلافت اسی نبوت کی یادگار ہے۔ جس نے انگریز کی مستعمرانہ و سیہ کاریوں کو استواری بخشی۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہنا چاہیئے۔ کہ جو معرضِ ظہور میں آئی ہی اس لئے تھی۔ کہ انگریز کے خلاف جو جذبات مسلمانوں میں موجزن تھے۔ اور نئی نئی تحریکیں ابھر رہی تھیں۔ ان کو موت کے گھاٹ اتارا جائے۔"

یہ تو چند فقرے ہیں۔ خود ندوی صاحب اور اب مدیر الاعتصام نے جوشِ مخالفت میں اس مضمون پر جو فصاحت و بلاغت کے موتی پروئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر سوائے اس کے کہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہا جائے۔ اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

مدیر الاعتصام کے الفاظ اس بارہ میں ہم کل کے اداریہ میں نقل کر چکے ہیں۔ ان تمام باتوں کی وضاحت ہماری طرف سے بارہا صاف صاف لفظوں میں کی گئی ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اپنے کردار کی وضاحت فرمائی ہے۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی رواداری کی روح ہوتی۔ تو ان وضاحتوں کے بعد ایسی غلط باتیں آئندہ وہ کبھی نہ کرتے۔ (باقی)

## خدمتِ دین کے لئے گریجوایٹوں کی ضرورت

سچی اور مخلصانہ خدمتِ دین انسان کو طمانیت بخشتی ہے۔ اسے خدا کا مقرب بناتی ہے۔ اور آخرت میں سرخرو کرتی ہے۔ سچا خادم دین خدا تعالےٰ کا سپاہی ہے۔ دنیوی گورنمنٹیں بھی اپنے سپاہیوں کو بھوکا مرنے نہیں دیتیں تو یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے سپاہیوں کو بھوکا مرنے دیگا۔

آج اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے ماہر اور تعلیم یافتہ مبلغین کی اشد ضرورت ہے۔ جامعۃ المبشرین میں داخل ہونے والے گریجوایٹ تھوڑے عرصہ میں ہی شاہد کی ڈگری حاصل کر کے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے فریضہ کو ادا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

میں ان تمام نوجوانوں سے جنہیں خدمت دین کا شوق ہے۔ اور وہ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اہلیت بھی بخشی ہے۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین میں داخلہ لے کر دینی تعلیم حاصل کریں۔ اور چند سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب مبلغ بن کر اسلام کے نام کو بلند کرنے والے بنیں۔

جو نوجوان امتحان کے بعد اس نیک کام کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے نام سے اطلاع فرماویں۔ (ابوالعطا جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

## درخواست دعاء

میرے چچا زاد بھائی فرزند علی شاہ صاحب پٹواری نہر نے اپنی ملازمت کے متعلق اپیل کی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید انور شاہ ارشد ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

# مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا نام نہاد "حقیقت پسند پارٹی" کے ساتھ گہرا تعلق ہونے کا ناقابل تردید ثبوت

ذیل میں ہم مولوی عبدالمنان صاحب عمر اور نام نہاد "حقیقت پسند پارٹی" کے سکرٹری صلاح الدین ناصر کے خط بنام شیخ محمد نصیب صاحب آف خانقاہ ڈوگراں اور شیخ صاحب موصوف کی طرف سے اُن کا جواب شائع کرتے ہیں شیخ صاحب موصوف نے یہ سنکر کہ جلسہ سالانہ پر مولوی عبدالمنان نے کوئی ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ ان سے بذریعہ خط یہ ٹریکٹ طلب کیا تھا۔ مولوی عبدالمنان نے خود تو اس کے جواب میں ٹریکٹ کی اشاعت سے اور ان پر عائد شدہ دیگر الزامات سے انکار کیا۔ لیکن نام نہاد حقیقت پسند پارٹی کے سکرٹری کی طرف سے مطلوبہ ٹریکٹ بھی بھجوا دیئے۔ اور خط بھی لکھوا دیا۔ اور اس طرح نادانستہ طور پر اس امر کا ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچا دیا۔ کہ حقیقت پسند پارٹی اور اس کے مطبوعہ ٹریکٹوں سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ شیخ محمد نصیب صاحب تو مولوی عبدالمنان سے ٹریکٹ طلب کریں۔ اور حقیقت پسند پارٹی اس کی تعمیل کرے۔ حالانکہ شیخ صاحب موصوف نے براہِ راست اس پارٹی کو کوئی خط نہیں لکھا تھا (ادارہ)

## خط مولوی عبدالمنان عمر

مکرم شیخ صاحب محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی مکتوب گرامی شرف صدور لایا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں ربوہ ہی میں تھا۔ لیکن میں نے تو کوئی اشتہار یا ٹریکٹ وغیرہ شائع نہیں کیا۔ اس موقعہ پر بعض دوسرے لوگوں نے کچھ ٹریکٹ وغیرہ موجودہ خلفشار کے سلسلہ میں شائع کئے تھے۔ آپ کی صاحبزادی صاحبہ نے غالباً اس کا ذکر کیا ہوگا۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مجھ پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں سب غلط اور نادرست ہیں۔

خاکسار عبدالمنان عمر

جودھامل بلڈنگ دواخانہ نورالدین

لاہور ۱۸/۱/۵۷

## صلاح الدین ناصر جنرل سکرٹری حقیقت پسند پارٹی لاہور کا خط

ساگر ہوٹل نسبت روڈ

Ref No 1/57

Lahore Jan 21 1957

مکرمی و محترمی شیخ محمد نصیب صاحب احمدی

السلام علیکم

احمدی نوجوانوں نے مرزا محمود احمد خلیفہ ربوہ کے خلاف تعمیری تنقید کرنے کے لئے یہ پارٹی بنائی ہے جو انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی معاملات کے بارے میں صریح خیانت کے واقعات جماعت کے سامنے کھولکر بیان کریگی آپ لوگوں سے تعاون کی اپیل ہے۔ آپ ضرور کبھی لاہور تشریف لائیں۔ تو ہمارے دفتر ساگر ہوٹل نسبت روڈ لاہور میں تشریف لائیں۔ مہربانی ہوگی۔ فقط

والسلام

خاکسار صلاح الدین ناصر جنرل سکرٹری

مرکزی حقیقت پسند پارٹی لاہور

## شیخ محمد نصیب صاحب کا مکتوب بنام مولوی عبدالمنان عمر

بخدمت مولوی عبدالمنان صاحب عمر

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کا کارڈ ملا۔ اور اس کے بعد صلاح الدین ناصر جنرل سیکرٹری مرکزی حقیقت پسند پارٹی لاہور کیطرف سے آپ کا بھجوایا ہوا لفافہ بیرنگ ملا۔ اس لفافہ میں بہت سے ٹریکٹ تھے۔ مگر عمداً اس پر کم محصول لگایا گیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اس میں دنیا بھر کے ٹریکٹ تو جا نہیں سکتے۔

بجواب کارڈ عرض ہے کہ آپ کا یہ لکھنا کہ "میں نے تو کوئی اشتہار یا ٹریکٹ وغیرہ شائع نہیں کیا" بالکل غلط اور عمداً انکار ہے۔ گو آپ کے دستخطوں سے آپ کی طرف سے یہ ٹریکٹ شائع نہیں ہوئے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ حقیقت پسند پارٹی آپ کے مشورہ اور ایماء سے قائم ہوئی۔ آپ اس کے سرگرم ممبر ہیں۔ اور آپ کے بنائے ہوئے مسودہ کی منظوری کے بعد یہ سب پریس میں گئے۔ اور شائع ہوئے۔ جبکہ لیڈنگ ممبر اس پارٹی کے آپ ہیں تو آپ کا اس طرح انکار کرنا درست نہیں ہو سکتا میری اس بات کی تصدیق بھی کر دی کہ پارٹی نے مجھے ٹریکٹ بھجوا بھی دیئے۔ حالانکہ نہ میں نے ان سے مانگے نہ میرا انہیں ایڈریس معلوم تھا نہ میں انہیں جانتا تھا

(۲) میری اطلاع کے لئے یہ لکھنا کہ "مجھ پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ سب غلط اور نادرست ہیں"۔ یہ فقرہ پہلے فقرہ نمبر اول سے بھی زیادہ غلط اور نادرست ہے۔ اگر الزامات غلط تھے۔ تو آپ کو کس نے منع کیا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ادب سے ان کے غلط ہونے کے بارہ میں تحریر کرتے یا کم از کم ناظر صاحب امور عامہ ہی کے آگے اپنی پوزیشن صاف کرتے۔ میں ہرگز یاور کرنے کو تیار نہیں کہ حضرت صاحب آپ کی جائز معذرت پر توجہ نہ فرماتے۔ جہاں تک میرا علم ہے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے ہر ایک شخص کو مدینہ والا عہد دہرانے کا موقعہ دیا اور خوب دیا۔ اور بالخصوص جن پر شبہ ہو سکتا تھا انہیں تو خاص طور پر موقعہ دیا۔ تا کسی کے متعلق غلط فہمی سے کارروائی نہ ہو جائے۔ چنانچہ اکثر احباب نے عہد وفاداری دہرایا۔ اور ان کے اخلاص کا پتہ لگ گیا جن پر شبہ تھا انہوں نے بریت کی۔ اور وہ منظور ہو گئے۔ آپ اس کے بارے میں حضرت صاحب نے کچھ نہیں فرمایا۔ اور آپ کی طرف سے انتظار ہوتا رہا مگر افسوس جب آپ آئے تو سیدھے ربوہ پہنچکر حضرت صاحب کی خدمت میں یا ناظر صاحب امور عامہ کے پاس حاضر ہو کر بالمشافہ یا تحریری کوئی حقیقت حال بیان نہ کی۔ اور بجائے اس موقعہ پانے کے دشمن اخبارات میں ہمارے خلاف بیان شائع کئے جو عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق تھے۔ اور اس کے بعد آپ کا قدم ہمارے خلاف آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ پیچھے نہیں ہٹا حتیٰ کہ ایک پارٹی بنالی۔ ایک دفعہ آپ ربوہ سے آئے تو خفیہ طور پر آئے۔ اور خفیہ واپس چلے گئے اور کسی سے مل کر عائد کردہ الزامات کی تردید نہیں کی۔ بلکہ برخلاف رویہ اختیار کر کے ان الزامات پر آپ نے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ ان حالات میں آپ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مجھ پر عائد کردہ الزامات بالکل غلط اور نادرست ہیں۔

(۳) آپ نے لکھا ہے کہ "اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں"۔ عرض ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جو میرے استاد، پیدرش کرنے والے اور محسن تھے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ دعا بغیر دردِ دل کے اور بغیر تعلق کے نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ دعا مخول نہیں۔ "منگن جائے سو مر رہے"

## جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں:

چونکہ ۲۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ سکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح موعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کریں:

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مرے سو منگی جا۔" پس جب آپ نے ہم سے تعلق قطع کرلیا۔ اور ہمارے اعداء کے ساتھ جا ملے۔ اور ہمارے خلاف ایک خطرناک محاذ قائم کرلیا۔ تو دعا کے لئے کہنا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔ اور آپ کیسے یاد آسکتے ہیں۔

اب رہا ٹریکٹوں کا معاملہ! سو سب سے اول اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں نے انہیں نذرِ آتش کردیا ہے۔ آپ ناصر کو بتادیں۔ دوسرا میرا جواب یہ ہے۔ جو خدا نے ایسے موقع پر سکھایا ہے کہ میں نے کیوں نہ کہہ دیا۔ ھٰذا بہتان عظیم۔ تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے۔ اللہ کریم نے قرآن مجید میں اس دنیا اور آخرت میں عذاب الیم کا وعید فرمایا ہے۔ اگر آپ نے اب بھی رجوع نہ کیا۔ تو آپ حضرت مولوی صاحب رضؓ کی روح کو سخت اذیت پہنچانے کا موجب ہوں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی کے مورد ہوں گے۔ اب بھی موقع ہے۔ آپ خدا سے ڈریں۔

میں نے حضرت مولوی صاحب رضؓ کا زمانہ سترہ سال پایا۔ میں سنی سنائی بات نہیں کہتا۔ بلکہ چشم دید واقعات ہیں۔ آپ کی خلافت کا سارا زمانہ میرے سامنے گذرا۔ اور میں صدر انجمن میں ہیڈ کلرک تھا۔ افسوس آپ نے ان لوگوں کا طریق اور معیت اختیار کی ہے۔ جو آپ کے والد صاحب کو بیعت کرلینے کے بعد بڈھا۔ پیر فرتوت۔ سترہ بہترہ متلون مزاج۔ خائن۔ پیر پرستی کی بنیاد رکھنے والا۔ اور رسالہ الوصیت کے خلاف عملدر آمد کرنے والا کہتے تھے۔ اور ڈنکے کی چوٹ کہتے تھے۔ کہ خلافت سے معزول کیا جائے۔ اور انہیں سخت بیماری کی حالت میں دکھ دیتے تھے۔ اور حضرت للکار کر فرماتے تھے۔ کہ تم کون ہوتے ہو معزول کرنے والے۔ میں تمہارے یا انجمن کے خلیفہ بنانے پر لعنت بھیجتا ہوں۔ مجھے تو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ آپ اگرچہ اس وقت بہت چھوٹے تھے۔ مگر آپ نے یقیناً یہ سب باتیں جن کو میں یہاں مفصل بیان نہیں کرسکتا۔ سنی ہونگی۔ یا پڑھی ہوں گی۔ پس یا تو آپ یہ کہیں۔ کہ میرے والد محترم نعوذ باللہ جھوٹ کہتے تھے۔ اور یہ لوگ درست کہہ رہے تھے۔ اور یا ان کو جھوٹا سمجھیں اور والد محترم کو راستی پر تصور کریں۔ ہر ایک سعید لڑکا اپنے والد کو ہی راستی پر جانے گا۔ جبکہ وہ خدا رسولؐ کے حکم کے مطابق بول رہا ہو۔ ہاں ناخلف لڑکا دنیا کے پیچھے لگ کر باپ کو جھوٹ پر خیال کرے گا۔ اور اس کے اعداء کو حق پر یقین کرے گا۔ تو افسوس اور سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ آپ نے آخری صورت ہی اختیار کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو آپ کے والد صاحب رضؓ کو ایسا سراہا۔ کہ رہتی دنیا تک یہ قول قائم رہے گا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پراز نور یقیں بودے

بہ ہیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

پھر جو الزام آپ لگاتے ہیں۔ آپ جیسے لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لگائے تھے آپ انہیں بھی درست تسلیم کریں۔ اور خلیفہ رضؓ کو غلطی پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو پہلے ہی انہیں کہہ دیا تھا۔ کہ عثمانؓ! لوگ تیری قمیص خلافت اتاریں گے۔ اتاریو نہ۔ اور یہ ٹریکٹ "اظہارِ حقیقت" تو آپ کے والد صاحب رضؓ کے خلاف اسی وقت کے منافقین بھی شائع کیا کرتے تھے۔ اور وہ ان سب کا جواب دلایا کرتے تھے۔ افسوس آپ نے انہی لوگوں کا رویہ اختیار کیا۔

ان ٹریکٹوں میں جن امور کے پیش نظر مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے۔ کہیں اسلام میں اس کا ثبوت بھی ہے۔ مباہلہ کے لئے تو یہود و نصاریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بلاتے رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہود صفت لوگوں کو بلایا۔ صرف اس لئے کہ میں حق کی تائید میں دلائل بیان کروں گا۔ اور تم اپنے دلائل بیان کرو۔ اگر اس پر بھی حق و باطل میں فیصلہ نہ ہو۔ تو مباہلہ کرلیں۔ اور خدائی فیصلہ کا انتظار کریں۔ مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔ جیسے فرمایا۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

جن باتوں کا آپ نے ذکر کیا۔ ان میں سے کسی ایک پر مباہلہ کا کہیں حکم نہیں ہے۔ آپ لوگوں نے تو مباہلہ کو مخول سمجھ رکھا ہے۔ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے افک والے معاملہ میں مباہلہ نہ ہوسکتا تھا۔ جو اس وقت کے منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگایا۔ جب آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ تو اپنی خلاف شریعت بات پر پردہ ڈالنے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے دوسرا خلاف شریعت فعل یہ کر رہے ہیں۔ [illegible]

اور شریعت سے ناواقف لوگوں کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر آپ کو یہ حالات معلوم تھے۔ تو اس وقت ہی مومنانہ جرأت سے کام کیوں نہ لیا گیا۔ اب جبکہ آپ لوگوں کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا گیا۔ تو ناواقفوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا۔ جو عقلمندوں کے نزدیک کسی طرح قابل قبول نہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں کرے گا۔ بلکہ ان الذین یحبّون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا کے مطابق اس دنیا اور آخرت میں ذلت ضرور ہے۔

آپ نے مستری عبد الکریم مولوی فاضل کا تتبع کیا۔ اس کی بھی جماعت احمدیہ کے مخالفوں نے بہت پیٹھ ٹھونکی تھی۔ سٹیج بھی پیش کیا۔ روپیہ بھی دیا۔ مگر نتیجہ اس کا آپ کو معلوم ہے۔ سب کے سب خائب و خاسر رہے۔ اور اب معلوم نہیں کہاں خرگوش کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ نہ ادھر کے رہے۔ نہ اُدھر کے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم۔

افسوس آپ نے اس سے سبق نہ سیکھا۔ نتیجہ کے آپ منتظر رہیں۔ آپ کو بھی نہ کسی کا روپیہ کام آئے گا۔ نہ تنظیم اور سٹیج۔ ھموا بما لم ینالوا پر غور کریں۔

اگر آپ حضرت اقدسؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اولاد کی بشارت دی تھی۔ اور یہ بشارت معمولی اور گندی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ نہیں دیا کرتا۔ بلکہ صالح اولاد کے لئے۔ اور حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ؎

کبھا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

مولوی صاحب! کس نے کہا اور کس نے بشارت دی۔ خدا تعالےٰ نے۔ اب بتائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کہنا اور بشارت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے لئے بے شمار دعائیں ضائع گئیں۔ ایسی دعائیں تو کسی نے اولاد کے لئے نہیں کیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کو تو بیٹے کی ایسی بشارتیں نہ دی تھیں۔ نہ ہی حضرت نوحؑ نے اس بیٹے کے لئے ایسی دعائیں کی تھیں۔ بلکہ بعض کا خیال یہی ہے۔ کہ وہ صلبی بیٹا نہ تھا۔

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
[illegible]

وہ کہیں

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا

اور آپ اس کی بُری طرح مخالفت کریں۔ غور کریں آپ نے خدا کو کیا مانا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا جانا آپ کے والد محترم تو اسے پیارا محمود کہیں۔ اور آپ اس پر تیر چلائیں۔ یہ سعید اولاد کا کام نہیں۔ اُنہی کی وجہ سے آپ کی جماعت میں بے حد عزت تھی۔ ان کے طریق کو ترک کرکے آپ دیکھیں گے۔ آپ کی کوئی عزت نہیں رہے گی۔ اور نہ رہی ہے۔ اور اس وقت جو آپ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ چند روز بعد سب ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ جیسے آپ سے پہلے خاک اڑانے والوں کا ہوا۔

مولوی صاحب! اب بھی وقت ہے۔ علیحدگی میں غور کریں۔

اور واپس آجائیں وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہے۔ اور آپ کے والد صاحب کی وصیت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نئے اور پرانے سب احباب سے محبت اور ہمدردی کرنے والا ہے۔ آپ آزما دیکھیں۔ اور میں جہاں تک ہوسکا۔ آپ کی امداد کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے آپ کی اس حالت پر سخت دکھ ہے۔ آپ میرے محسن کی اولاد ہیں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
شیخ محمد نصیب از خانقاہ ڈوگراں۔
۵۷/۲/۷

## درخواست دعا

(۱) عبد المجید صاحب دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی والدہ صاحبہ آج کل بہت بیمار ہیں۔ آپ کو ضعف کا شدید دورہ ہوا ہے۔ اور طبیعت تا حال نہیں سنبھلی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) میرے خاوند شیخ مسعود احمد صاحب رشید سپرنٹنڈنگ انجینئر (ریٹائرڈ) انہار آج کل بہت بیمار ہیں۔ سب بہن بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ دردِ دل سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں
بیگم رشید 50 الیف گلبرگ لاہور

# برکاتِ خلافت



(از محترمہ امینہ فرحت صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی بی اے بی ٹی)

خلیفہ نبی کا قائمقام ہوتا ہے۔ اس کا کام بھی وہی ہوتا ہے جو نبی کا ہو کیونکہ خلیفہ کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ اپنے پیش رو کی کھڑی کی ہوئی عمارت اور اس کی کارروائی اور کارکردگی کو زندہ و جاری رکھ سکے۔ رہا یہ سوال کہ انبیاء کے کام کیا ہیں اور ان کے لائے ہوئے نظام کے سرو قد ستون کون کون سے ہیں۔ سو قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات اس راہ میں ہماری بڑی رہنمائی کرتی ہیں۔

"ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتك ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انك انت العزیز الحکیم"

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے چار کام بتائے ہیں۔ تبلیغ حق۔ تعلیم الکتاب حکمت کی تعلیم اور تزکیہ نفوس، انہی چار اغراض کے ماتحت اللہ تعالےٰ نبیوں اور رسولوں کو بھیجا کرتا ہے اور پھر اس نظام کی جڑوں کو مضبوط اور اسکو مستحکم اور مضبوط کرنے کے لئے خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے خلافت کا سلسلہ قائم کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ دونوں ہی سلسلے یعنی رسالت اور خلافت خدا ہی کے ہاتھوں قائم کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کی نصرت بھی ہر آن اور ہر مقام ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ اس مقام پر جو مامور کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود ہی اسے علوم ظاہری اور باطنی سے معمور کرتا ہے اور اسی کے اشارے پر فرشتے اس کی نصرت و تائید کو زمین پر اتر آتے ہیں۔ تاج الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ عرب کے باشندے تو آپ کو امی ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ اور یوں غار حرا میں بھی جب آپؐ سے کہا جاتا ہے "اقرأ" تو بے ساختہ آپؐ کے پاک لبوں سے یہی کلمہ نکلتا ہے کہ "ما انا بقاریٔ" لیکن وہی بظاہر امی اور ناخواندہ انسان ہی آخر ایک عظیم الشان نظام کا علمبردار ہوا۔ اور آخرکار اسی امی کے ہاتھوں سے قرآن کریم ایسے علوم و معارف کا خزانہ تقسیم ہوا۔ صدیاں گذر گئیں۔ زمانے نے کئی رنگ بدلے۔ مگر یہ ایسا عجیب خزانہ ہے۔ جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کے نئے دروازے کھلتے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی بھی ایسے ہی تھے۔ آپ کی تعلیم بھی بالکل معمولی تھی کسی مدرسہ یا کالج کی ڈگری آپ کو حاصل نہ تھی۔ آپ ایک موقعہ پہ فرماتے ہیں ؂

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

اللہ تعالےٰ کی شان دیکھئے جب اس نے آپ کو ماموریت کے لئے منتخب فرمالیا تو اس نے آپ کا سینہ فراخ کر دیا۔ اور آپ کو ایسے ایسے علوم عطا کئے کہ جن کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہ کر سکی۔ مگر خود آپ کی اپنی حالت یہ تھی۔ کہ آپ کی بابت آپ کے والد صاحب سے کوئی پوچھتا تو ان کا ایک ہی جواب ہوتا کہ جا کر مسجد میں دیکھو۔ کسی چٹائی میں لپٹا ہوا ہوگا لیکن اللہ تعالےٰ جب کسی کو دنیا کے لئے برگزیدہ کرتا ہے تو اس کو علوم روحانیہ میں ید طولیٰ حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خلافت کے لئے بھی اللہ تعالےٰ کی نظر جب کسی انسان پر پڑتی ہے۔ تو اس کے ساتھ بھی اس کا ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔ اور آج تو ہم اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زندگی میں اس کی زندہ جاوید مثال اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہے ہیں۔ دنیوی اعتبار سے آپ کی تعلیم میٹرک کی سرحد بھی نہ پار کر سکی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کر دیا۔ تفاسیر اسلام کی عظمت اور ہمہ گیری کے مظہر ہیں۔ جنہیں پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم ایک قلزم ناپیدکنار ہے جس کے بطن سے رنگ برنگ کے موتی نکلتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ پہلے پہل جب آپ کو اللہ تعالےٰ نے منصب خلافت پر فائز کیا تو مخالفت اور مزاحمت کا ایک طوفان اٹھ پڑا لیکن یہ پسر موعود چٹان کی طرح کھڑا رہا۔ اور آخر مخالفت تھپیڑے اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے ایک بار پھر اس حقیقت پر مہر ثبت کر دی کہ وہ خلافت کی نگہبانی خود کر رہا ہے

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے روحانیت اور للّٰہیت کا جو چشمہ رواں کرتا ہے۔ اس کو جاری رکھنے اور اس کے شفاف دھاروں کو دور دور تک پھیلانے کے لئے وہ خود اپنے ہاتھوں سے خلافت روحانیہ کا بھی ایک سلسلہ قائم کرتا ہے۔ سو اس زاویہ نگاہ سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ہماری آنکھیں یہ دیکھکر دنگ رہ جاتی ہیں کہ کس طرح ہمارے موجودہ خلیفہ نے اسلام کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی دلنشین دھاروں کو اکناف عالم کی تمام پیاسی روحوں تک پہنچا دیا ہے

تبلیغ حق اور دعوت الی الخیر ہی انبیاء اور خلفاء کا سب سے پہلا اور اہم فریضہ ہوتا ہے اور یہ کام اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جس خوبی اور حسن تدبر سے انجام دے رہے ہیں اور جس طرح دنیا کے کونے کونے میں آپ کے ہاتھوں سے اسلام کے تبلیغی مشنوں کا قیام ہو رہا ہے۔ آج کی دنیا میں کہیں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حضور کا یہ ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ اپنے تو کیا بیگانے بھی اس اعتراف حقیقت پر مجبور ہیں۔ اور حضور ہی کی خلافت کی برکت ہے۔ کہ آج دنیا کے کونے کونے سے سعید الفطرت روحیں حقیقی ہدایت اور روحانیت سے حصہ لے کر باہم اخوت کے اٹوٹ رشتے میں پروئی جا رہی ہیں۔

پھر خلیفہ کی حیثیت سے تزکیہ نفوس کے سلسلے میں آپ کی دعاؤں کے برکات مردہ دلوں کے لئے روح افزا اور زندگی بخش ہیں اور کتنے ہی قلوب ایسے ہوں گے۔ جن کے حق میں آپ کی دعاؤں کے معجزنما اثرات ظاہر ہو کر انہیں خدا کے آستانہ پر جھکا دیا ہوگا۔ اور کتنے ہی ہوں گے جو محض آپ کی صحبت اور دعاؤں کی بدولت ایک نئی زندگی میں داخل ہو کر ایمان اور سلوک کے پاکیزہ مراحل طے کر رہے ہیں۔ اور آپ کی یہ دعائیں جو راتوں کو جاگ جاگ کر اپنی جماعت کے لئے کرتے ہیں اس جذبۂ محبت کی آئینہ دار ہیں جو جماعت کے لئے آپ کے دل میں پنہاں ہے اور جس کا نشیمن ایک خلیفۃ اللہ کا دل ہی ہو سکتا ہے

آج سے آٹھ سال قبل تقسیم ملک کے وقت جب کہ قادیان کی جماعت چاروں طرف سے دشمن کے نرغے میں گھری ہوئی تھی۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح بے انتہا مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے لاہور پہنچ کر اپنی جماعت کو عزت و حفاظت کے ساتھ پاکستان پہنچانے کا انتظام فرما سکیں۔ وہ بھیانک وقت ! ہولناک اور اندھیری راتیں اور دلدوز نظارے یاد کر کے آج بھی ہمارا دل دہل جاتا ہے۔ وہ بالکل قیامت کا سا نظارہ تھا۔ اور ہر ایک کو بس اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ کوئی کسی کا نہیں تھا۔ باپ ہوتے ہوئے بھی کوئی باپ نہیں تھا۔ اور ماں ہوتے ہوئے بھی کوئی ماں نہ تھی۔ خاوند، بیوی، بھائی، بہن سب ایک دوسرے کے لئے جیسے اجنبی ہو گئے تھے ہاں ایسے وقت میں ہم ایسے مظلوم اور بے بس احمدیوں کے لئے اور نہ صرف احمدیوں کے لئے بلکہ وہاں کے مسلمانوں کے لئے بھی کوئی ہمدرد تھا۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اولوالعزم بیٹا اور خدا کا پیارا خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی تھے ہاں ایسے نازک وقت میں بے بسی کے آنسو رونے والے ان بچوں کا جن کے چاروں طرف خون کی ندیاں چل رہی تھیں حقیقی معنوں میں اگر کوئی باپ تھا تو وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ہی تھے۔ اگر اس وقت کسی کے دکھتے ہوئے قلب میں اسلام کی معصوم بیٹیوں کی عصمت کا درد تھا تو یقیناً وہ آپ ہی تھے اور آپ ہی تھے جن کی نیندیں قوم کے فکر و درد سے حرام ہو گئی تھیں اور وہاں آپ ہی وہ درد مند ہستی تھے کہ راتوں کو اٹھکر خدا کے آستانے میں گڑگڑا کر جن کی آنکھیں سوج سوج جاتی تھیں۔ اور ایک آپ ہی کی آنکھیں برابر اس وقت روتی رہیں جب تک آپ کے بھیجے ہوئے منتظمین کے ذریعہ سے ہمارا قافلہ خیر و عافیت کے ساتھ سرزمین پاک میں نہ پہنچ گیا۔ تو کیا آج ہم اس خلیفہ کے احسانات کو بھلا دیں گے۔ جن کی بدولت ہم نے ایک خطرناک مرحلہ پل صراط کا سلامتی کے ساتھ طے کر لیا۔ اگر اس وقت ہمارا یہ خلیفہ خدا کی تائید اور نصرت کے ساتھ ہماری ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبھالا نہ دیتا تو کیا ہماری زندگی کی کشتی بھی اسی طرح خاک و خون میں لت پت نہ ہو جاتی جس طرح حضور کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کے باعث کئی اشخاص کی زندگی کا سرمایہ لٹ گیا

اور جب ہم حضور کی دعاؤں اور آپ کی جان توڑ کوششوں کے نتیجہ میں بسلامت و عافیت پاکستان پہنچے تو اسوقت ہماری کیا حالت تھی بالکل بے گھر بے در کوڑیوں کے محتاج چھپڑوں سے بھی محروم۔ نیرنگئ زمانہ کے ہاتھوں مجبور لوگوں کا حال یہ تھا کہ کل جن کے دروازوں پہ ہاتھی جھوما کرتے تھے آج نان شبینہ کے محتاج سڑکوں پہ گھوم رہے تھے۔ مگر اس کسمپرسی اور لاچاری کے عالم میں بھی ہمارے خلیفہ نے ہمارا ہاتھ نہ چھوڑا۔ بلکہ جب دھوپ کی شدت اور بارشوں کی بوچھاڑ سے پناہ لینے کو یہ معمولی جھونپڑی تک کے سایہ کے لئے ہم حوالی باختہ سر اٹھائے پھر رہے تھے تو اسوقت ہمارے اس خلیفہ نے نہایت محبت کے ساتھ ہمیں اپنے دامن میں ڈھانپ لیا۔ اور ربوہ لا کر اپنے اپنے گھروں بسایا اور اب جبکہ ہم اپنے گھروں میں سکون اور اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیا ہم اس خدائی تحفہ کو بھلا دیں گے جس کی برکت سے ہمیں یہ دن نصیب ہوا۔ پھر ہم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔

(باقی صفحہ ۷)

# تازہ فہرست چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

ذیل میں چندہ مرمت مقامات مقدسہ کی وہ فہرست شائع کی جاتی ہے جن کی رقوم سابقہ شائع شدہ فہرست کے بعد موصول ہوئی ہیں اور یہی آخری حصہ فہرست کا باقی ہے۔ ذیل کی جملہ رقوم دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے ان میں سے بعض رقوم میں تفصیل درج نہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ مقامی جماعتوں نے افراد سے چندہ وصول کر کے جماعت کی طرف سے اکٹھا بھجوا دیا ہے۔ بہرحال خدا کے دربار میں تو سب کا نام موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس ضروری کارِ خیر میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۱۰/۲/۵۷

| نام | رقم |
|---|---|
| (۱) محمد اسحٰق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نور نگر سندھ | ۱۵-۲-۰ |
| (۲) قاضی محمود احمد صاحب نیلا گنبد لاہور از محمد فاروق صاحب | ۴-۰-۰ |
| (۳) غلام غوث صاحب سیکرٹری مال ترسکہ از رفیق احمد صاحب | ۵-۰-۰ |
| (۴) چوہدری عبد اللطیف صاحب دفتر وکالت مال ربوہ از مرزا بشارت احمد صاحب | ۰-۴-۰ |
| (۵) عبد القادر صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی | ۰-۸-۰ |
| (۶) شیخ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال بیرون دہلی دروازہ لاہور | ۵۴-۰-۰ |
| (۷) غلام رسول صاحب سیکرٹری مال میرکینٹ | ۱-۰-۰ |
| (۸) غلام محمد صاحب پرویز گنج مغلپورہ لاہور | ۱۴-۰-۰ |
| (۹) عبد الحمید صاحب سیکرٹری مال طالب آباد سندھ از صوفی محمد بخش صاحب | ۲-۰-۰ |
| (۱۰) چوہدری رکن الدین صاحب گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ | ۴-۰-۰ |
| (۱۱) صدر صاحب محلہ دار الصدر ربوہ از کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب | ۵-۰-۰ |
| (۱۲) اکاؤنٹنٹ وکالت زراعت از چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ | ۲۰-۰-۰ |
| (۱۳) ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی محلہ دار الرحمت ربوہ | ۱-۰-۰ |
| (۱۴) چوہدری عبد اللطیف صاحب وکالت مال از جماعت کسموں مشرقی افریقہ | ۶-۱۱-۰ |
| (۱۵) 〃 〃 از جماعت نیروبی 〃 | ۲۱۳-۵-۰ |
| (۱۶) محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ | ۱۰-۰-۰ |
| (۱۷) محمد علی صاحب سیکرٹری مال ڈیرہ غازیخان | ۲-۰-۰ |
| (۱۸) نذیر احمد صاحب منٹگمری | ۷-۰-۰ |
| (۱۹) عبد الغفار صاحب از جماعت احمدیہ کراچی | ۵۳۸-۱۲-۰ |
| (۲۰) جلال الدین صاحب قمر واہ چھاؤنی | ۶-۰-۰ |
| (۲۱) عبد السلام صاحب کوہاٹ روڈ پشاور | ۸۵-۱۲-۰ |
| (۲۲) غازی محمد عمر صاحب کوٹلی آزاد کشمیر | ۰-۱۰-۰ |
| (۲۳) سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر نوشہرہ صدر | ۳-۰-۰ |
| (۲۴) چوہدری احسان اللہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ | ۵-۰-۰ |
| (۲۵) علی گوہر صاحب سیکرٹری مال نور آباد نواب شاہ سندھ | ۱-۰-۰ |
| (۲۶) مولوی محمد دین صاحب ٹی۔آئی کالج ربوہ | ۱۰-۰-۰ |
| (۲۷) عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جڑانوالہ از مولوی بدر الدین صاحب | ۱-۰-۰ |
| (۲۸) سعید احمد صاحب نوکوٹ سندھ از حاجی محمد صاحب غیر احمدی | ۱-۰-۰ |
| (۲۹) سیٹھ عزیز احمد صاحب | ۲-۰-۰ |
| (۳۰) عبد القادر صاحب سیکرٹری مال کراچی از ڈاکٹر جلال الدین صاحب | ۱۰-۰-۰ |
| (۳۱) عبد الرحمٰن صاحب و سلطان احمد صاحب جڑانوالہ | ۱-۰-۰ |
| (۳۲) محمد اسحٰق صاحب نور نگر فارم محمود آباد سندھ حسب تفصیل | ۳۰-۰-۰ |
| (۳۳) چوہدری عبد العزیز صاحب کا ٹھگڑھی ربوہ | ۱-۰-۰ |
| (۳۴) محمد اسحٰق صاحب خلیل واقف زندگی ربوہ | ۱-۰-۰ |
| (۳۵) چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین | ۲-۰-۰ |
| (۳۶) محمد ابراہیم صاحب گوجرانوالہ | ۲۵-۰-۰ |
| (۳۷) ملک عبد الجبار صاحب ٹوپی ضلع مردان | ۲-۰-۰ |
| (۳۸) ڈاکٹر گوہر الدین صاحب ۵-۸-۸ ضلع پشاور | ۵۰-۰-۰ |
| (۳۹) عبد الرحمٰن صاحب از جماعت احمدیہ کیمبل پور | ۵۵-۴-۰ |
| (۴۰) ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور | ۲۵-۰-۰ |
| (۴۱) نظام الدین صاحب احمد نگر | ۳-۰-۰ |
| (۴۲) چوہدری عبد اللطیف صاحب وکالت مال ربوہ از جماعت احمدیہ نیروبی مشرقی افریقہ | ۲۹۴-۴-۰ |
| (۴۳) 〃 〃 از جماعت احمدیہ انڈونیشیا | ۱۸۲-۰-۰ |

# جلسہ یوم مصلح موعود اور خدام الاحمدیہ

جیسا کہ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے اعلان مندرجہ الفضل مورخہ ۱۲/۲/۵۷ سے ظاہر ہے اس سال بھی انشاء اللہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء کو جملہ جماعتہائے احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جلسے منعقد کئے جائیں گے۔ جملہ مجالس اپنے اپنے مقام پر اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی پوری پوری سعی فرمائیں۔ میرے نزدیک "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے طور پر پیشگوئی مذکورہ کے الفاظ ہی اس کی صداقت کے آئینہ دار ہیں۔ اس لئے میں نے پیشگوئی کے وہ الفاظ جو مصلح موعود کے متعلق ہیں ایک اشتہار کی صورت میں چھپوائے ہیں اور کوشاں ہوں کہ ۲۰ فروری تک جملہ مجالس کو کم از کم ایک کاپی بھجوا دوں۔ خدام بھائیوں میں سے جو تقریر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ اس میں سے عنوانات منتخب کر کے اس تقریب میں حصہ لیں۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

# خدام الاحمدیہ کی مالیات کیونکر مضبوط ہو سکتی ہے

خدام الاحمدیہ کی مالیات صرف اسی صورت میں مضبوط ہو سکتی ہے جبکہ جملہ خدام امنگ اور جذبہ کے ساتھ اپنا مطمح نظر یہ بنالیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے چند سالوں میں صرف چندہ مجلس کی مد کو نصف لاکھ تک لے جانا ہے۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# اعلان

محترم عبد اللطیف صاحب محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ۔ ربوہ

# اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم مولوی غلام حیدر صاحب مرحوم ساکن سوک کلاں ضلع گجرات بتاریخ ۲۲/۱/۵۷ فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی امانت خاص ۸۷ بک ۲۷-۹-۰ میں مبلغ ۲۰۰/- روپے جمع ہیں۔ مرحوم کے ورثاء (ایک بیوہ اور دو لڑکیوں) نے بذریعہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سوک مذکور لکھا ہے کہ ان کا حصہ وصیت (۱/۱۰) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دے کر باقی روپیہ مرحوم کے لڑکے محمد بشیر صاحب کو دیدیا جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دیں۔

(۲) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ ممتاز نے مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ساکن بھلوال ضلع سرگودھا کے خلاف بعض مطالبات پر مشتمل ایک درخواست دے رکھی ہے اس کی سماعت مقدمہ ۲۳ فروری (۲۳/۲/۵۷) بوقت بعد نماز ظہر ہو گی۔

چونکہ ڈاکٹر صاحب کو معمولی طریق پر اطلاع نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

## ولادت

مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹/۱/۵۷ کو تیسرا فرزند عطا کیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام محمد داؤد طاہر تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

ملک محمد عبد اللہ

درخواست دعا: میں مالی مشکلات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین

اللہ یار خاں احمدی

148

## برکاتِ خلافت (بقیہ صفحہ ۲)

ہم تو اپنی آنکھوں سے آئے دن اس خلافت کے برکات کے نشان دیکھ رہے ہیں۔ ایجی ٹیشن کے ایام ہمارے لئے کس قدر سخت اور بھیانک تھے۔ مگر ایسے وقت میں بھی ہم نے اپنے خدا کا ہاتھ خود مشاہدہ کیا اور جس طرح ہمارے خدا نے اپنے خلیفہ سے کہا تھا میں تیری مدد کو دوڑا آرہا ہوں اسی طرح ہمارے لئے وہ دوڑا آیا۔

خلافت اور خاص کر خلافت ثانیہ کے برکات تو ہم اپنی زندگیوں میں اپنی ہی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہے ہیں۔ خود ربوہ کا وجود ہی ہمارے سامنے خلافت کے انوار و برکات کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ ربوہ کی ابتدائی حالت کیا تھی۔ خشک پہاڑیوں کے درمیان ایک گمنام شور زار ٹکڑا تھا۔ ایک چٹیل میدان جہاں انسان تو انسان جانور بھی آنے سے ڈرتے تھے۔ ارد گرد اس کے سرسبز زمینیں ہیں لیکن یہاں گھاس کی پتی تک نظر نہ آتی تھی اور آج وہ سرزمین جہاں پانی کا قطرہ نایاب تھا۔ جہاں دھوپ کے تیکھے تیروں سے پہلو بچانے کو کیکر کی آڑ تک نصیب نہ تھی۔ سرسبز درختوں کے بیچوں بیچ سڑکوں کا جال بچھا پڑا ہے۔ مساجد کی بلندیوں سے صبح و شام توحید کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ آج اسی بے آب و گیاہ زمین سے تبلیغ اسلام کے متوالے از سر نو ملک ملک کی طرف کوچ کر رہے ہیں اور اسی شور زار خاک کے اوپر اب خوبصورت عمارتوں میں آپ کے بچے تعلیم کی دولت سے ایمان اور اخلاق کے نور سے اپنے قلوب کو منور کر رہے ہیں۔ اخلاق اور آداب اسلامی کے اس مرکز میں ہمارے غیر از جماعت بھائیوں کے جگر گوشے بھی آ آکر اپنے مستقبل کو سدھار رہے ہیں اور ہم اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ بھلا کوئی سوچے آخر کیا دھرا رکھا ہے یہاں کہ لوگ کھنچے آرہے ہیں ہمیں تو صرف ایک ہی چیز نظر آتی ہے۔ اور وہ ہے خلافت اور روحانیت کی شمع۔ جس کی کرنیں دلوں کی تاریکیوں کو دور کر رہی ہیں اور ان کو خدا اور رسول کی محبت سے سرشار کر دیتی ہے۔ اگر یہ شمع نہ ہو تو آج دلوں کے دیئے یقیناً بجھ جائیں اور صرف ہمارے روحانیت کے گھر ہی نہیں بلکہ اینٹ اور پتھر کے مکانوں میں بھی تاریکی ہی تاریکی پھیل جائے۔

ہمیں خدا کے حضور سربسجود ہو کر یہ دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اس شمع کے سایہ کو دیر تک ہم میں قائم رکھے۔ کیونکہ ابھی ہمیں ایمان کی اس منزل کو پہنچنا ہے جہاں خدا تعالیٰ یہ کہہ دے کہ آ میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ جنت کے دروازے تیرے لئے کھلے ہیں ::

## کل پاکستان سائینس کانفرنس

پشاور ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کل پاکستان سائینس کانفرنس ۱۱ سے ۱۸ مارچ تک پشاور میں منعقد ہو رہی ہے جس میں پاکستان کے علاوہ امریکہ۔ برطانیہ۔ ترکیہ۔ عراق۔ ایران اور بعض دوسرے ملکوں کے پانچ سو نمائندوں کی شرکت متوقع ہے۔ کانفرنس کا اہم پہلو "ایٹمی قوت کے پر امن استعمال" کے موضوع پر مباحثہ ہے۔ کانفرنس کا افتتاح پاکستان کے ایٹمی قوت کے کمشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نذیر احمد کریں گے۔ مباحثہ میں ریڈیائی تابکار ذرات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ خوراک اور غذائی ٹیکنالوجی۔ پاکستانی معدنیات اور ان کا استعمال اور ذخائر ان پاکستان کے متعلق بھی مقالے پڑھے جائیں گے

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں بعض دوسرے حضرات کے علاوہ چوہدری محمد علی۔ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اور ڈاکٹر بشیر احمد خاں صاحب خطاب کریں گے۔

## مغربی پاکستان کے لئے چھ تربیتی ادارے

کراچی ۱۲ فروری۔ مغربی پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر ممتاز حسن قزلباش نے بتایا ہے کہ حکومت صنعتی کاریگروں اور فنی ماہروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے صوبہ میں چھ تربیتی ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر صنعت نے خیرپور میرس میں ایک علاقائی صنعتی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

## ثانوی تعلیمی بورڈ کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ

لاہور ۱۲ فروری۔ صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی نے کل ثانوی تعلیم کے بورڈ کا کچھ دفتری ریکارڈ چھاپہ مار کر اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ پولیس نے بورڈ کے چیئرمین اور صوبائی حکومت سے چھاپہ مارنے کی پیشگی اجازت حاصل کر لی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی رشوت۔ غبن اور خویش پروری کی بعض شکایات کی بنا پر کی گئی ہے جو بورڈ کے سیکرٹری کے خلاف محکمہ انسداد رشوت ستانی کو موصول ہوئی تھیں ::

## کمیونسٹوں کے مخالف عرب بلاک کے قیام کیلئے بات چیت

### سپین میں سلطان مراکش سے شاہ سعود کے مذاکرات

میڈرڈ ۱۲ فروری۔ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سعود نے کل رات یہاں سپین کے فرمانروا جنرل فرانکو کے ساتھ ملاقات کی۔ دونوں کی یہ بات چیت نوے منٹ تک جاری رہی اس کے بعد جو سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ بات چیت نہایت دوستانہ اور محبت آمیز انداز میں ہوتی رہی۔

شاہ سعود امریکہ میں پانچ دن ٹھہر کر کل ہی یہاں پہنچے آپ نے امریکہ میں صدر آئزن ہاور اور دوسرے حکام سے طویل مذاکرات کئے اب دوسرے عرب سربراہوں سے انہی مذاکرات کی روشنی میں بات چیت کا پروگرام لے کر واپس ہو رہے ہیں۔ کل رات میڈرڈ میں آپ نے مراکش کے سلطان سیدی محمد بن یوسف کے اعزاز میں ضیافت دی۔ شاہ سعود میڈرڈ میں پانچ دن ٹھہریں گے اور اس اثنا میں سلطان مراکش سے امریکہ کے ان منصوبوں پر بات چیت کریں گے۔ جو کمیونسٹوں کے خلاف عربوں کے بلاک کے بارے میں تیار کئے گئے ہیں۔ آپ سلطان مراکش سے الجزائر کی صورت حال پر بھی گفتگو کریں گے۔

## اٹلی کی سوشلسٹ پارٹی نے کمیونسٹوں سے تعلق توڑ لیا

وینس ۱۲ فروری۔ اٹلی کے بائیں بازو کی سوشلسٹ پارٹی نے کافی عرصہ تک کمیونسٹوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے بعد کمیونسٹوں سے تعلق منقطع کر لیا ہے۔ اور انہوں نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی سے الحاق کر لیا جائے۔ اس کا فیصلہ سوشلسٹ پارٹی کی کانگرس میں کیا گیا۔ اور اس مطلب کی قرارداد بھاری کثرت رائے سے منظور کی گئی اس صورت حال سے اب یہ قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں کہ چند ماہ کے اندر اندر سوشلسٹوں اور سوشل ڈیموکریٹوں کی ایک مخلوط وزارت قائم ہو جائے گی۔ ملک میں کرسچن ڈیموکریٹ پارٹی سب سے بڑی اور برسر اقتدار جماعت ہے۔ اس کے بعد یہی مخلوط جماعت سب سے بڑی جماعت بن جائے گی۔ پہلے کمیونسٹ پارٹی سب سے بڑی تھی۔ مگر اب وہ تیسرے درجے کی پوزیشن میں چلی گئی ہے۔

## برطانیہ میں آزادی کشمیر کے لئے مظاہرے

لندن ۱۲ فروری۔ کل برطانیہ کے مختلف علاقوں میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ جن میں برطانیہ میں مقیم کشمیری باشندوں نے کشمیر کو بھارت کے چنگل سے آزاد کرانے کے حق میں نعرے لگائے۔ ایسے مظاہرے بریڈ فورڈ یارکشائر اور دوسرے مقامات پر ہوئے۔ جن میں ہر دو مردہ باد اور آزاد کشمیر زندہ باد کے نعرے بلند کئے گئے۔ بعد میں ان مظاہرین نے ایک قرارداد کے ذریعے کشمیر میں بھارت کے اقدام کی مذمت کی۔ اور اقوام متحدہ سے فوری اور ٹھوس قدم اٹھانے کی استدعا کی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

# حکومت علاقائی معاہدے توثیق کیلئے پارلیمنٹ میں پیش نہیں کریگی

## قومی اسمبلی کے اجلاس میں سردار امیر اعظم خان کا اعلان

کراچی ۱۳ر فروری۔ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات سردار امیر اعظم خاں نے کل قومی اسمبلی کے وقفۂ سوالات کے درمیان بتایا کہ حکومت بین الاقوامی یا علاقائی معاہدوں کو توثیق کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے معاملہ پر غور نہیں کر رہی۔

آپ نے کہا "آئینی طور پر حکومت اس بات کی پابند نہیں کہ ان معاہدوں کو توثیق کے لئے قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے" آپ نے اس بات کی بھی تردید کی کہ حکومت مختلف بین الاقوامی معاہدوں پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ سردار امیر اعظم خاں وزیر خارجہ کی طرف سے جو آجکل امریکہ گئے ہوئے ہیں مسٹر یوسف ہارون کے سوال کا جواب دے رہے تھے۔

سردار امیر اعظم خان نے اسی رکن کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ پارلیمانی ارکان کے بین الاقوامی پاسپورٹوں کی بالعموم توثیق کر دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وزارت خارجہ کو اس بارے میں کوئی اعتراض نہ ہو۔

مرکزی وزیر تجارت و صنعت مسٹر ابو المنصور احمد نے ایوان کو بتایا کہ چٹاگانگ کے قریب ایک مرکنٹائل میرین اکیڈمی کھولنے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں جن میں ملک کے دونوں حصوں کے نوجوانوں کو تربیت دی جائے۔

## مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۱۱ر فروری کو نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب قائد مجلس مقامی کی زیر صدارت مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور عہد دہرانے کے بعد بلاک صداقت بلاک دیانت بلاک شجاعت اور بلاک امانت کے انچارج لیڈروں نے اپنے اپنے بلاک کی گذشتہ ماہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی ان رپورٹوں کی بنا پر مکرم قائد صاحب نے بلاک امانت کو اول قرار دیا یہ بلاک محلہ دار الرحمت شرقی و وسطی اور غربی پر مشتمل ہے اور مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب منیر اس کے بلاک لیڈر ہیں۔ چنانچہ اس بلاک کو مقامی مجلس کی طرف سے علم انعامی عطا کیا گیا۔

جلسہ میں مکرم قائد صاحب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر حاضرین سے خطاب کیا۔ مکرم قائد صاحب نے نماز باجماعت کے التزام اور گھروں گلیوں اور بازاروں کو صاف ستھرا رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب نے "احمدیت کے ناقدین" کے عنوان پر ایک نہایت دلچسپ جامع اور پُر از معلومات تقریر کی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں ایک مسلم شہری کے فرائض نہایت دلنشین انداز میں بیان فرمائے۔

بعدہ دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

# "اردو غزل میں جدید رجحانات" کے موضوع پر

## ڈاکٹر عبادت بریلوی کا پُر مغز مقالہ

ربوہ ۱۲ر فروری۔ آج بزم اردو تعلیم الاسلام کالج میں اردو ادب کے مشہور نقاد جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی نے "اردو غزل میں جدید رجحانات" کے موضوع پر ایک نہایت ٹھوس پُر مغز اور فکر انگیز مقالہ پڑھا۔ آپ نے بتایا کہ لوگ بالعموم اس غلط فہمی کا شکار نظر آتے ہیں کہ اردو غزل ہمیشہ حسن و عشق گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے ذکر تک محدود رہی ہے۔ اس میں وہ اعلیٰ تصورات اور وہ نت نئے تجربات جنہیں ہم زندگی کے حقائق سے تعبیر کر سکتے ہیں کبھی جگہ نہیں پا سکے۔ انسانی نفسیات، قوم کے سیاسی عمرانی اور سماجی حالات کی عکاسی سے یہ ہمیشہ تہی دامن رہی اور اس نے تخلیقی ادب کے طور پر کبھی کوئی خدمت سر انجام نہیں دی۔

آپ نے فرمایا غزل کے متعلق یہ نظریہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ اگر اردو غزل اور اس کے ارتقاء کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو اس نظریے کا باطل ہونا خود بخود عیاں ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ غزل نے ہمیشہ زمانے کا ساتھ دیا ہے اور ہر دور کے نئے حالات اور نئے واقعات کی پوری طرح عکاسی کی ہے۔ جب بھی حالات میں انقلابی تبدیلی رونما ہوئی ہے غزل نے بھی اپنے آپ کو انقلابی انداز سے بدلا ہے اور ہمارے سامنے فکر اور تخیل کی نئی راہیں کھولی ہیں۔ حتیٰ کہ ہر دور کے دل کی دھڑکن ہم اس دور کی غزل میں محسوس کر سکتے ہیں۔

مقالہ جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر عبادت بریلوی نے بتایا کہ غزل میں جدید رجحانات کی ابتداء غالب کے وقت سے ہوئی کہ جب جمالیاتی پہلو بتدریج کم ہونا شروع ہوا اور اس کی جگہ واقعیت غالب آتی چلی گئی یہاں تک کہ آج غزل گو شاعر حسن و عشق کے پردے میں سیاسی عمرانی اور سماجی مسائل کی طرف اشارے کرتا اور ان کو حل کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ نے غالب حالی اقبال چکبست حسرت جگر۔ فراق۔ اصغر فانی اور دور حاضر کے نوجوان شعراء میں سے مجاز جذبی حفیظ ہوشیارپوری اور ناصر کاظمی کے چیدہ چیدہ اشعار پیش کر کے بتایا کہ ہر ایک نے اپنے اپنے زمانے کے بدلے ہوئے حالات اور ان حالات کے ماتحت پیدا ہونے والے نت نئے مسائل پر کیسے اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی ہے اس طرح آپ نے ثابت کیا کہ جہاں غالب سے پہلے غزل میں جذباتیت اور رومانیت کا عنصر غالب تھا۔ وہاں اب جدید رجحان کے زیر اثر انسانی نفسیات اور واقعیت کا عنصر غالب ہے۔ آخر میں آپ نے اس امر کو بھی واضح کیا کہ اس جدید رجحان کا غزل کے جمالیاتی پہلو اور اظہار جذبات کے روایتی طریق پر بھی اثر پڑنا لازمی تھا۔ چنانچہ آج اظہار کے نئے طریقے نئے الفاظ۔ نئی ترکیبیں اور نئی تشبیہیں استعمال کی جا رہی ہیں اس طرح غزل میں فنی اعتبار سے بھی اور تخیل کے لحاظ سے بھی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ یہ جدید رجحانات اس حقیقت پر دال ہیں کہ وہ دور اب ختم ہو چکا ہے کہ جب غزل گل و بلبل کے افسانوں تک محدود تھی بلکہ اب غزل حقائق کے میدان میں قدم رکھ کر فکر و تخیل کی نئی راہیں کھولنے کا موجب بن چکی ہے اور آئندہ بھی یہ پیچھے نہیں بلکہ زمانے کے ساتھ ساتھ آگے ہی قدم بڑھائے گی۔

حاضرین نے مقالہ نہایت انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔ بعد میں سوالات کا موقع بھی دیا گیا چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے سامعین کے متعدد سوالوں کے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں جواب دے کر اردو غزل میں جدید رجحانات کے اور بہت سے پہلوؤں کو واضح فرمایا۔

آخر میں صاحب صدر پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی درخواست پر مکرم روشن دین صاحب تنویر نے اپنا کلام سنایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

# ایجنٹ حضرات الفضل

ماہ جنوری ۱۹۵۷ء کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں ان بلوں کی رقوم جلد از جلد دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ بقایادار ایجنٹ حضرات خاص طور پر توجہ فرمائیں (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷